سوال

ایک شخص یہ سمجھتا ہے کہ اولیاء ہمارے محافظ ہیں، اوراس کیلیے قرآن کی آیت کودلیل بناتا ہے

جواب

لحمد للہ.

ں:

فرمانِ باری تعالی : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ) بیشک تمہارا ولی اللہ، رسول اللہ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، نمازیں قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں۔ [المائدہ:55]

بت کرنے والا، دوست اور مددگار ہے، اس معنی کیلیے آیت کا سیاق اور عربی زبان دونوں ہی دلیل ہیں۔

ں(1344) میں ہے کہ:

--

اسی سے اَلْوَلِيُّ: اسم ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے محبت کرنے والا، دوست اور مددگار" ختم شد

ے کا سیاق اس طرح دلیل ہے کہ: اس آیت سے پہلے یہود و نصاری کو اپنا دوست بنانے سے روکا گیا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ * فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَى مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ * وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِا

تا[51] آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے۔ وہ انہی (یہود و نصاریٰ) میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ: "ہم ڈرتے ہیں کہ کسی مصیبت میں نہ پڑ جائیں" ہو سکتا ہے کہ جلد ہی اللہ (مومنوں کو) فتح عطا فرما دے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کر دے تو جو کچھ یہ ا

ں آیت کی تفسیر میں ابن عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالی کا فرمان: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ...) یہ آیت ان لوگوں کو مخاطب کر رہی ہے جن کو کہا گیا تھا کہ: (لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ...)" ختم شد

"المحرر الوجیز" (208/2)

ں کو اپنا ولی بنانے سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مدد مت کریں، ان سے دوستی مت رکھیں اور ان سے دلی محبت نہ کریں، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)

لہ:22]

معنی لیا جائے کہ ان سے حصولِ مفاد یا ازالہ نقصان کیلیے مدد طلب کرنا منع ہے تو یہ بات غلط ہے، اس کا تصور بھی کسی عقل مند شخص کے ذہن میں نہیں آ سکتا۔

کے سیاق کے مطابق اس آیت میں ولی کا مطلب محبت، دوستی اور مدد کرنے والا ہے، اور یہی معنی ائمہ مفسرین نے بیان کیا ہے۔

انچہ طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ) اللہ تعالی کہتا ہے کہ: مومنو! تمہارے مددگار اللہ اور اس کے رسول ہیں اور وہ مومن بھی تمہارے مددگار ہیں جن کے اوصاف اللہ تعالی نے تمہارے لیے بیان کئے ہیں، جبکہ یہود و نصاری جن کے بارے میں اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے کہ ان کی دوستی سے اظہار براءت کرو اور تمہیں ان کو دوست بنانے۔

"تفسیر طبری" (529/8)

م:

میں مذکور اولیا سے صرف عبد القادر جیلانی جیسے نیکی اور تقوی میں مشہور مخصوص لوگ مراد لیے ہیں اور یہ تخصیص بلا دلیل ہے، بلکہ بلا علم اللہ تعالی کے ذمے کسی بات کو لگانا ہے؛ کیونکہ آیت مبارکہ میں یہ بالکل واضح ہے کہ مومنوں میں سے ہر وہ شخص ولی ہے جو پابندی سے نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے؛ کیونکہ ا

(الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ)

ئ:55]

ں بارے میں امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا) کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس سے مراد علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ: علی بھی جملہ مومنوں میں سے ہیں، یعنی ان کا مطلب تھا کہ اس آیت سے تمام مومنین مراد ہیں [صرف علی رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہیں] نحاس رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ بات بالکل واضح ہے؛ کیونکہ "الَّذِينَ" کا

"تفسیر قرطبی" (54/8)

ردہ تفسیر شرکیہ ہے جو کہ کتاب و سنت کی ثابت شدہ نصوص سے یکسر مسترد ہو جاتی ہے؛ نیز تمام مسلمانوں کے ہاں جو اسلامی عقیدہ پایا جاتا ہے وہ بھی اس کی تردید کرتا ہے؛ کیونکہ سب کا یہ عقیدہ ہے کہ نفع اور نقصان سب کچھ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، لہذا نفع اور نقصان صرف اللہ تعالی سے ہی طلب کیا جا۔

ہ کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

(قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ)

ف:188]

ؤ حیان اندلسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کا اظہار ہے اور ربوبیت کے خصائص کی آپ سے نفی ہے کہ آپ کے پاس اختیارات اور علم غیب نہیں ہے، بلکہ سب کچھ اللہ کے سپرد ہونے کا بیان بڑے تاکیدی انداز میں کیا گیا کہ: میں اپنے لیے کسی قسم کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو میں علم غیب کے

"البحر المحیط" (552/4)

ں طرح اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے:

(وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا، قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا، قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا، قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا، إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا، قُلْ إِنْ

ں[19]آپ کہہ دیجئے کہ میں توصرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا[20]کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں[21]کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا[22]البتہ میرا کام اللہ کی

خ عبدالرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ تعالی کا فرمان (قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا) [کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں] کیونکہ میں محض بندہ ہو، میرے اختیار یا تدبیر میں کسی قسم کا تصرف نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ) [کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا] یعنی کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی پناہ میں آ کر وہ مجھے اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

ب سے اکمل ترین رسول کی یہ حالت ہے کہ وہ کسی قسم کے نفع یا نقصان کے مالک نہیں، اور اگر اللہ تعالی انہیں کسی قسم کی سزا دینے کا ارادہ فرمالے تو کوئی انہیں بچانے والا نہیں، تو دوسروں کو تو بالاولی آپ سے ہیچ اور کمتر ہونا چاہیے۔" ختم شد

للہ اعلم.